مسافر کی نماز کے احکام

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ. (النساء۔۱۰۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم نماز میں قصر کرو۔

وَرَوَی الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّہُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَکَانَ یُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ.

(بخاری ومسلم)

بخاریؒ ومسلمؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینے سے مکہ کے ارادے سے کوچ کیا تو آنحضرت ﷺ سفر میں دو دو رکعتیں ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم واپس مدینے پہنچ گئے۔

❖❖❖❖❖

چونکہ شریعتِ مطہرہ میں مسافر کی نماز کے خاص احکامات ہیں اور انہیں دیگر مسائل کی طرح بڑی اہمیت حاصل ہے، تو عزیز طلباء کی سہولت کے پیشِ نظر ان تمام مسائل کو ایک ترتیب سے بیان کیا جاتا ہے تاکہ انہیں ذہن نشین کرنے میں آسانی ہو، اس ترتیب میں یہ بات پیشِ نظر ہے کہ ایک مسافر جب سفر کا ارادہ کرتا ہے اور اس ارادے کے نتیجے میں سفر سے لوٹ کر واپس آجاتا ہے تو ارادے سے لیکر دوبارہ واپس آنے تک بالترتیب احکامِ شریعت کا معلوم ہونا ضروری ہے۔

مسافر جب سفر کے ارادے سے نکلتا ہے تو دیکھا جائیگا کہ وہ سفر کی نیت کا اہل ہے یا نہیں۔

نیتِ سفر صحیح ہونے کی شرائط :

نیتِ سفر کے صحیح ہونے کیلئے درج ذیل شرائط ہیں :

(۱) بالغ ہو۔ چنانچہ اگر سفر کی نیت کرنے والا شخص نابالغ ہے تو اسکی نیت کا اعتبار نہیں لہٰذا اس پر قصر واجب نہیں۔

(۲) سفر کی نیت کرنے والا خود مستقل بالذات ہو اسکی نیت اور ارادہ کسی کے تابع نہ ہو اگر اپنے ارادے اور نیت میں دوسرے کا تابع ہو تو اسکی نیتِ سفر کا کچھ اعتبار نہیں۔ چنانچہ:

(ا) اگر شوہر نے سفر کی نیت نہ کی تو اسکی بیوی کی نیت سفر کا کوئی اعتبار نہیں ہے اس لئے کہ بیوی اپنے شوہر کے تابع ہوتی ہے۔

(ب) قیدی کی اپنی نیت کا اعتبار نہیں ہے بلکہ اس شخص کی نیت کا اعتبار ہوگا جس نے اسے قید کر رکھا ہے۔

(ج) جس شاگرد کا کھانا پینا استاد کے ذمہ ہو تو اس استاد کیساتھ سفر کرنے کی صورت میں اسکی اپنی نیت کا اعتبار نہ ہوگا اسلئے کہ اب شاگرد استاد کے تابع ہے۔

(د) حاضر سروس فوجی کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ ان کے کمانڈر کی نیت کا اعتبار ہوگا اسلئے کہ فوجی اپنے کمانڈر کے تابع ہوتے ہیں۔

نیتِ سفر کے مسائل :

خود مسافر کی اہلیت کے ثابت ہونے کے بعد دیکھا جائیگا کہ وہ کتنے سفر کی نیت کریگا تو قصر کرنا واجب ہوگا۔

سفر شرعی کی مقدار :

اکثر پیدل چلنے والے یا اونٹ سوار قافلے آرام وطعام کیساتھ درمیانی رفتار سے چلتے ہوئے تین دن یا تین رات کی مسافت کی نیت کر کے سفر کریں تو یہ سفر شرعی کی کم از کم مقدار ہے جس کا تخمینہ انگریزی میل کے اعتبار سے ۴۸ میل لگایا گیا ہے اور موجودہ حساب سے تقریباً ۷۷ کلومیٹر بنتے ہیں چنانچہ اگر کوئی شخص تقریباً ۷۷ کلومیٹر دور کسی علاقے کی نیت سے سفر شروع کرے تو یہ شخص شرعاً مسافر شمار ہوگا یاد رہے کہ شرعی مسافت کا اعتبار اپنے گھر سے نہیں بلکہ اپنے شہر یا بستی اور اسکے فناء کے بعد سے ہوگا۔ (فناء کی تعریف آگے آرہی ہے)

۷۷ کلومیٹر کی مسافت اگر کوئی تیز رفتار سواری جہاز یا ریل گاڑی وغیرہ پر خواہ کتنا ہی جلدی طے کیوں نہ کرلے تب بھی اتنی مسافت کے ارادے سے نکلنے والے کو شرعاً مسافر ہی شمار کریں گے۔

ضروری وضاحت: شریعت کی نظر میں مسافر بننے کے لئے تین چیزوں کا اکٹھے پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) تین دن اور تین رات کی مسافت ہونا۔ جو تقریباً 77 کلومیٹر بنتی ہے۔

(۲) اپنے شہر کی حدود سے نکل جانا۔

(۳) سفر شرعی (77 کلومیٹر) کی نیت سے سفر شروع کرنا۔

چنانچہ اگر کوئی شخص سفر کی نیت سے نکلا مگر اس نے مسافت شرعیہ کی نیت نہیں کی اور بغیر نیت کے اتنی مسافت طے کر لے تو وہ مسافر شرعی نہیں بنتا۔ لیکن اگر واپس گھر آنے کی نیت سے چل پڑے تو چونکہ اب مسافتِ شرعیہ کی نیت بھی ہے اور مسافت شرعیہ بھی ہے اس لئے واپسی پر سفر شروع کرتے وقت مسافر بن جائے گا۔

✣✣✣✣

سفر شروع کرنے کے بعد وہ کونسا مقام ہے جہاں سے اس کیلئے قصر نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے۔

قصر کی ابتداء کب ہوگی

مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ اگر کوئی شخص تقریباً ۷۷ کلومیٹر دور منزلِ مقصود کے ارادے سے سفر شروع کرے اور وہ اپنی بستی اور شہر کی حدود اور اسکی فناء سے باہر نکل جائے تو اسکی طرف احکامِ سفر متوجہ ہو جاتے ہیں آبادی اور فناء سے نکلتے ہی اس پر قصر نماز ہوگی خواہ آبادی پختہ ہو یا جھونپڑیاں وغیرہ۔

✣✣✣✣

فناء کی تعریف:

فناء شہر بھی شہر کے حکم میں ہوتا ہے قصر کی ابتداء کیلئے شہر اور اسکی فناء دونوں سے باہر نکلنا ضروری ہے۔ اور فناء سے مراد وہ جگہیں ہیں جو شہر کی ضروریات اور کاموں کیلئے استعمال ہوتی ہوں جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، اسٹیڈیم کچرا ڈالنے کی جگہیں، سبزی منڈی، بس اسٹاپ، ایئر پورٹ اور ریلوے اسٹیشن وغیرہ۔

مذکورہ بالا تفصیل اس وقت ہے جب آبادی اور اسکا فناء متصل ہوں ان کے درمیان فاصلہ دوسو گز (۱۶۷ء۱۳۷ میٹر) سے کم یا کوئی زرعی زمین یا کھیت وغیرہ حائل نہ ہوں۔

آبادی اور اسکے فناء میں فاصلہ دوسو گز یا اس سے زیادہ ہو یا ان کے درمیان کوئی زرعی زمین وغیرہ حائل ہو تو اس صورت میں صرف آبادی سے نکلتے ہی قصر کرنا ضروری ہوگا۔ فناء کی حدود سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے۔

◉ شہر اور آبادی سے متصل اگر باغات، کھیت یا کارخانے وغیرہ ہیں تو دیکھا جائیگا کہ ان باغات کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے انہیں مکانات یا جھونپڑیوں میں رہتے ہیں یا کام کاج سے فارغ ہو کر شہر آجاتے

ہیں اگر یہ لوگ واپس شہر آتے ہیں تو یہ جگہیں بھی فناءِ شہر میں شمار ہوں گی اور اگر ان کے مکانات اور جھونپڑیاں وغیرہ وہیں ہیں تو یہ باغات کھیت اور کارخانے وغیرہ فناءِ شہر میں داخل نہیں ہوں گے قصرِ نماز کے شروع ہونے کیلئے صرف شہر سے باہر نکلنا ہی کافی ہے۔

✣✣✣✣

……مسافر شہر اور اسکی فناء سے باہر نکل آتا ہے اور نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو کس طرح نمازِ قصر ادا کرے؟

قصر کا طریقہ :

دورانِ سفر اگر مسافر خود امام بنے یا اکیلا نماز پڑھے تو ہر وہ نماز جو چار رکعت والی ہے جیسے ظہر، عصر اور عشاء کی نماز اس میں قصر کرنا یعنی چار چار رکعت کی جگہ دو دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔ اگر کسی شخص نے شرعی مسافر ہوتے ہوئے یہ نمازیں پوری پڑھیں تو گناہگار ہوگا، اسکے علاوہ جو نماز چار رکعت والی نہیں ہیں جیسے فجر، مغرب اور عشاء کے بعد وتر تو ان میں قصر کرنا جائز نہیں ہے اور سنتِ مؤکدہ کا حکم یہ ہے کہ اگر مسافر جلدی میں ہے تو فجر کی سنتوں کے علاوہ باقی سنتیں چھوڑ سکتا ہے ان کے چھوڑنے سے کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اور فجر کی سنتوں کے بارے میں چونکہ حدیث پاک میں بڑی تاکید آئی ہے لہٰذا ان کو نہ چھوڑے اور اگر مسافر آدمی جلدی میں نہیں ہے یا کسی ہوٹل یا مسافر خانہ میں ٹھرا ہوا ہے تو افضل یہ ہے کہ سنتیں پڑھ لے اور سنتوں کی ادائیگی کی صورت میں قصر نہ کرے بلکہ سنتوں کو پورا پڑھنا ضروری ہے۔

◉ اگر مسافر نے بھول کر ظہر، عصر اور عشاء میں پوری چار رکعتوں کی نیت کر لی اور نماز شروع کرنے کے بعد خیال آیا تو نماز میں دل سے نیت کی اصلاح کر لے اور دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے نماز توڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اسے اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوا اور اسی طرح چار رکعتیں پڑھ لیں تو اگر اس نے دوسری رکعت کے بعد التحیات پڑھی ہے تو اس صورت میں دو رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی اور سجدہ سہو کرنا ضروری ہے اور اگر دو رکعتوں کے بعد التحیات نہ پڑھی تو اب چار رکعت نفل شمار ہوں گی فرض نماز دوبارہ ادا کرے۔

✣✣✣✣

دورانِ سفر کسی بھی مسافر کو کسی ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے جو مسافر نہ ہو بلکہ مقیم ہو اب کسی مسافر کے مقیم امام کے پیچھے یا کسی مقیم شخص کے مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے احکام ذکر کئے جاتے ہیں۔

(ا) مسافر، مقیم امام کے پیچھے کسی بھی وقت کے اندر اندر اقتداء کر سکتا ہے۔ وقت گزرنے کے بعد مسافر کیلئے اپنی قضاء نماز مقیم امام کے پیچھے پڑھنا جائز نہیں ہے مقیم امام کے پیچھے قضاء نماز پڑھنے کی صورت میں مسافر مقتدی کیلئے قصر کرنا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اپنے امام کی اتباع میں پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔

(ب) مقیم کی اقتداء مسافر امام کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ نماز ادا ہو یا قضاء، جس کا طریقہ یہ ہے کہ مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھ کے سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہئے کہ اپنی نماز اٹھ کر پوری کرے ان رکعتوں میں چونکہ یہ "لاحق" کے حکم میں ہے لہٰذا یہ قرأت نہ کرے بلکہ خاموش کھڑا رہے اور مقیم مقتدی کیونکہ مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے لہٰذا امام کی اتباع میں جس طرح امام پر قعدۂ اولیٰ فرض ہے اسی طرح اس مقیم مقتدی پر بھی قعدۂ اولیٰ فرض ہوگا۔

مسافر امام کیلئے مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے یا نماز کے فوراً بعد اپنے مسافر ہونے کا اعلان کرے تا کہ مقیم مقتدی اپنی نماز پوری کرے۔

❖❖❖❖

......سفر کے بعد مسافر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے یا وہ دورانِ سفر کسی جگہ اقامت اختیار کر لیتا ہے تو ان جگہوں پر بھی وہ شرعاً مسافر کے حکم میں ہوگا یا مقیم کے حکم میں؟ تفصیل ملاحظہ کیجئے:

اقامت کے شرعی احکام :

مسافر کے مقیم ہونے کیلئے درج ذیل شرائط ہیں، ان شرائط کی موجودگی میں جب کوئی مسافر مقیم ہو جائے تو اسے پوری نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔

(۱) اقامت (یعنی کسی جگہ ٹھہرنے) کی نیت کرنا۔

(۲) ایک ہی جگہ پر مسلسل پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرنا چنانچہ اگر کسی جگہ کم ٹھہرنے کی نیت کی ہو تو اس جگہ بدستور مسافر ہی شمار ہوگا۔ یا اس نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت تو کی ہے مگر ایک ہی جگہ میں نہیں بلکہ مختلف مقامات ٹھہرنے کی نیت کی ہے جن میں سے ایک جگہ کی (بغیر لاؤڈ اسپیکر) اذان کی آواز دوسری جگہ پر پہنچتی ہو تو اس صورت میں بھی یہ شخص دونوں جگہ مسافر ہی شمار ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی مسافر وطن اصلی اور وطن اقامت کے علاوہ کسی جگہ پندرہ دن کی نیت کے بغیر ٹھہرا رہا تو ایسا شخص نیت اقامت نہ ہونے کی وجہ سے بدستور مسافر رہے گا خواہ اس طرح مہینوں وہاں ٹھہرا رہے۔

مثال : کوئی شخص کراچی سے سکھر کے ارادے سے نکلا اور اس نے ایک ہفتہ سکھر اور ایک ہفتہ روہڑی (روہڑی اور سکھر کے درمیان صرف دریائے سندھ کا فاصلہ ہے) میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو ایسا شخص دونوں جگہ مسافر شمار ہوگا۔

مثال : تبلیغی جماعت کی کسی شہر کی مختلف علاقے کی مختلف مساجد میں پندرہ یا زیادہ دن کی تشکیل ہوئی تو یہ جماعت مقیم سمجھی جائیگی۔مختلف مساجد میں تشکیل کی وجہ سے مسافر نہ ہوگی کیونکہ وہ ایک ہی شہر کی مختلف مسجدیں ہیں۔

(۳) اپنی نیت اور ارادے میں مستقل ہو کسی کا تابع نہ ہو اسی شرط کی تفصیل سفر کی شرائط میں گزر چکی ہے وہاں دیکھ لی جائے۔

(۴) ایسی جگہ ٹھہرنے کی نیت کرے جو جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو جیسے شہر اور بستی وغیرہ۔ چنانچہ اگر کسی شخص نے کسی جنگل یا جزیرے یا کشتی اور بحری جہاز وغیرہ میں پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلی تو چونکہ یہ جگہ ہمارے معاشرے میں اقامت کی صلاحیت نہیں رکھتی لہٰذا یہ شخص بدستور مسافر رہے گا مقیم نہیں بنے گا۔

◉ مسلمانوں کے کسی لشکر (Army) نے کسی جنگل میں پڑاؤ ڈالا اور وہاں خیمے وغیرہ نصب کردیئے اور پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت بھی کرلی تب بھی اس جگہ (جنگل) میں اقامت کی صلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ مقیم نہیں ہوں گے بلکہ بدستور مسافر رہیں گے۔ (البدائع ۱/۹۷،۹۸)

❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبر ۱

درجِ ذیل مسائل میں سے صحیح اور غلط کی (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں۔ صحیح/غلط

(۱) نیت سفر کے صحیح ہونے کی شرط ہے کہ نیت کرنے والا مستقل بالذات ہو۔ ☐ ☐

(۲) جس شاگرد کا کھانا پینا استاد کے ساتھ ہو، مگر وہ بالغ و عقل مند ہو تو وہ نیت کرنے میں مستقل بالذات شمار ہوگا۔ ☐ ☐

(۳) فناء شہر بھی شہر کے حکم میں ہوتا ہے۔ ☐ ☐

(۴) مسافر کو قصر نماز پڑھنے کا اختیار ہے اگر چاہے تو مکمل نماز پڑھ سکتا ہے۔ ☐ ☐

(۵) جلدی کی صورت میں مسافر تمام نمازوں کی سنتیں چھوڑ سکتا ہے۔ ☐ ☐

(۶) مسافر امام کے کیلئے مستحب ہے کہ وہ نماز کے فوراً بعد اپنے مسافر ہونے کا اعلان کرے۔ ☐ ☐

(۷) مقیم کی اقتداء مسافر کے پیچھے جائز ہے۔ ☐ ☐

(۸) مسافر کی اقتداء مقیم کے پیچھے بالکل جائز نہیں ہے۔ ☐ ☐

(۹) مسلمانوں کا لشکر پندرہ دن کی نیت سے خیمہ زن ہو جائے تب بھی لشکر والے مسافر سمجھے جائیں گے۔ ☐ ☐

(۱۰) مسافر کے مقیم ہونے کی شرط یہ بھی ہے کہ ایک ہی جگہ پر پندرہ دن سے زائد ٹھہرنے کی نیت کرے۔ ☐ ☐

سوال نمبر ۲

مناسب الفاظ چن کر خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لئے .... میں قصر کا حکم دیا ہے۔

(نماز، روزہ)

(۲) قصر .... میں مشروع ہے۔

(ہر قسم کی نماز، فرض اور واجب، فرض)

(۳) نیت سفر کے صحیح ہونے کی شرط ہے کہ نیت کرنے والا .... ہو۔

(بالغ، مرد)

(۴) قیدی کی اپنی نیت کا اعتبار ....۔

(ہے، نہیں)

(۵) سفر شرعی کی مقدار موجودہ تخمینہ کے اعتبار سے ۷۷ .... بنتی ہے۔

(میل، کلومیٹر)

(٦) مسافر کے مقیم ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ جگہ .... کی صلاحیت رکھتی ہو۔

(اقامت، رات گزارنے)

(۷) مقیم کی اقتداء مسافر کے پیچھے .... میں درست ہے۔

(ہر حال، ہر اداء)

(۸) مقیم کے پیچھے مسافر کے لئے نماز میں قصر کرنا صحیح ....۔

(نہیں، ہے)

(۹) شرعی مسافت کا اعتبار .... کے بعد سے ہوگا۔

(اپنے گھر، بستی، فناء شہر)

(۱۰) فناء سے مراد وہ جگہیں ہیں جو .... کی ضروریات کے لئے استعمال ہوتی ہوں۔

(گھر، شہر، گاؤں کے جانوروں)

✣✣✣✣✣

وطن کی اقسام

صاحبِ بدائع امامؒ کاسانیؒ کے بیان کے مطابق وطن کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وطن اصلی۔

(۲) وطن اقامت۔

(۳) وطن سکنیٰ۔

(۱) وطنِ اصلی :

کسی شخص کا وطن اصلی تین وجوہ میں سے کسی ایک وجہ سے بنتا ہے:

(ا) وہ جگہ جہاں آدمی پیدا ہوا ہو اور وہاں رہتا بھی ہو۔

(ب) وہ جگہ جہاں آدمی نے مستقل سکونت اختیار کر لی ہو اور یہ ارادہ ہو کہ وہاں سے نہ جائیگا۔

(ج) وہ جگہ جہاں اسکے اہل وعیال مستقل رہائش رکھتے ہوں۔ یا شادی شدہ عورت کے لئے اس کا شوہر جہاں مستقل رہتا ہو۔

وطنِ اصلی یہ سب سے اعلیٰ درجے کا وطن ہوتا ہے۔

(۲) وطنِ اقامت :

وطنِ اقامت اس شہر یا بستی کو کہتے ہیں جہاں مسافر آدمی پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرے۔ (جبکہ اس میں اقامت کی وہ تمام شرائط پائی جاتی ہوں جن کا ذکر مقیم بننے کی شرائط کے بیان میں گذر چکا ہے) وطنِ اقامت وطنِ اصلی سے کم درجے کا وطن ہوتا ہے۔

(۳) وطنِ سکنیٰ :

یہ وہ وطن ہے جہاں کوئی شخص اپنے شہر کے علاوہ کسی دوسری جگہ پندرہ دن سے کم کم ٹھہرنے کی نیت کرے۔ وطنِ سکنیٰ یہ وطنِ اصلی اور وطنِ اقامت دونوں سے ادنیٰ درجے کا وطن ہوتا ہے۔

❖❖❖❖❖

وطن کے احکام :

وطن کے متعلق احکام سمجھنے کیلئے چند تمہیدی باتیں سمجھنا ضروری ہیں:

(۱) وطن کے ساتھ جن احکام کا تعلق ہے وہ اس وقت تک ہوں گے جب تک آدمی کا وطن برقرار رہے۔ جب کسی جگہ کا وطن ہونا ختم ہو جائیگا تو وطن کے احکام بھی ختم ہو جائیں گے۔

(۲) وطنِ اصلی اور وطنِ اقامت دونوں میں کوئی شخص مسافر نہیں ہوسکتا اس کیلئے نماز میں قصر کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ وطنِ سکنیٰ چونکہ درحقیقت شرعی وطن نہیں ہوتا لہٰذا احکام میں اسکا کوئی اعتبار نہیں ہے وطنِ سکنیٰ میں آدمی بدستور مسافر رہتا ہے۔

(۳) ہر چیز اپنی مثل (برابر کی چیز) یا اپنے سے زیادہ قوی چیز سے تو باطل ہوسکتی ہے اپنے سے کم کسی چیز سے باطل نہیں ہوسکتی۔

❖❖❖❖❖

وطن اصلی کب ختم ہوتا ہے؟؟

چنانچہ اس تیسرے اصول کی روشنی میں کسی شخص کا ایک وطن اصلی دوسرے وطنِ اصلی سے باطل ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کے برابر کی چیز ہے۔

مثال : چنانچہ اگر کسی شخص نے اپنا شہر بالکل چھوڑ دیا اور کسی دوسرے شہر میں اپنا گھر بنالیا اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ مستقل وہاں رہنے لگا اور پہلے گھر سے کچھ سروکار نہیں ہے تو اب دوسرا شہر اس کے لئے وطنِ اصلی بن گیا اور پہلا شہر اس کیلئے پردیس کی طرح۔ اگر وہاں جائیگا اور وہ جگہ سفر شرعی کی مقدار (تقریباً ۷۷ کلومیٹر) پر واقع ہے تو یہ وہاں مسافر ہوگا۔

◉ یاد رہے کہ اسی طرح کسی شخص کے ایک سے زیادہ وطن اصلی بھی ہوسکتے ہیں مثال کے طور پر کسی شخص کے بیوی بچے کراچی میں رہتے ہیں اور اس نے لاہور میں نئی شادی کر لی اور اپنی دوسری بیوی کو لاہور ہی میں رکھا تو اس کیلئے کراچی بھی وطنِ اصلی ہے (کیونکہ اس کے پہلے بیوی بچے یہاں ہیں) اور لاہور بھی وطنِ اصلی ہے (کیونکہ دوسری بیوی اور اسکا گھر اس جگہ موجود ہے) لہٰذا اگر یہ شخص کراچی سے لاہور جائیگا تو دورانِ سفر اگرچہ شرعاً مسافر ہوگا مگر لاہور پہنچتے ہی وہ شخص پوری نماز پڑھے گا۔ خواہ ایک ہی دن کیوں نہ ٹھہرے۔

مگر وطن اصلی، وطن اقامت اور وطن سکنیٰ سے باطل نہیں ہوتا کیونکہ یہ دونوں، وطن اصلی سے کم درجہ کے وطن ہیں۔

مثال : مثال کے طور پر اگر کسی شخص کے اہل وعیال کراچی میں ہیں (تو یہ اسکا وطنِ اصلی ہے) اور یہ شخص سفر کرکے پندرہ دن یا زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت سے حیدرآباد آجاتا ہے تو حیدرآباد اس کیلئے وطنِ اقامت ہے لیکن حیدرآباد کے وطنِ اقامت بننے کی وجہ سے کراچی کا وطنِ اصلی ختم نہیں ہوگا۔

❖❖❖❖❖

وطن اقامت کب ختم ہوتا ہے؟

وطن اقامت تین صورتوں میں ختم ہوجاتا ہے جن کی تفصیل نمبروار ذکر کی جاتی ہے:

(۱) وطنِ اقامت وطنِ اصلی سے ختم ہوجاتا ہے کیونکہ یہ اس سے زیادہ قوی وطن ہے۔

مثال : کوئی شخص ملتان سے سفر کرکے حیدرآباد پہنچا اور پندرہ دن یا زیادہ رہنے کی نیت سے وہاں مقیم ہے تو حیدرآباد اس کیلئے وطنِ اقامت ہے اب یہ شخص کراچی میں اپنا مستقل رہنے کے ارادے سے گھر بنالیتا ہے اور وہاں اپنے اہل وعیال کو لے آتا ہے تو یہ کراچی اس کا وطنِ اصلی بن چکا ہے لہٰذا یہ شخص جونہی کراچی کیلئے حیدرآباد کو چھوڑے گا تو حیدرآباد اسکا بطور وطن اقامت ختم ہوجائیگا۔

(۲) کسی شخص کا وطنِ اقامت دوسری جگہ وطن اقامت سے ختم ہوجاتا ہے کیونکہ یہ اس کے برابر کا وطن ہے۔

مثال : کوئی شخص کراچی سے سفر کرتے ہوئے ملتان پہنچا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو یہ ملتان اس کا وطنِ اقامت بن گیا ہے اب یہ شخص ملتان چھوڑ کر اسلام آباد چلا جاتا ہے اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلیتا ہے تو اب اسلام آباد اسکا وطنِ اقامت بن جائیگا اور پہلا وطنِ اقامت ختم ہوجائیگا۔

(۳) اسی طرح وطنِ اقامت وطن کی ضد (سفر شروع کرنے سے باطل ہوجاتا ہے) مگر وطنِ اقامت وطنِ سکنیٰ سے باطل نہیں ہوتا۔

مثال : کوئی شخص کراچی میں پندرہ دن کی نیت سے ٹھہرا ہوا ہے تو کراچی اسکا وطنِ اقامت ہے اب یہ شخص تقریباً چودہ دن کی نیت سے حیدرآباد چلا جاتا ہے (حیدرآباد اسکا وطنِ سکنیٰ ہے) تو اگرچہ حیدرآباد شرعی مسافت پر واقع ہے مگر وطنِ سکنیٰ حیدرآباد کی اقامت کی وجہ سے اسکا وطنِ اقامت (کراچی) ختم نہیں ہوگا۔

❖❖❖❖❖

وطن سکنیٰ کب ختم ہوتا ہے؟

وطنِ سکنیٰ درجِ ذیل صورتوں میں باطل ہوجاتا ہے :

(۱) وطنِ سکنیٰ سے کوئی شخص وطنِ اصلی میں چلا جائے۔

(۲) وطنِ سکنیٰ سے کوئی شخص وطنِ اقامت اختیار کرلے۔

(۳) وطنِ سکنیٰ سے کوئی شخص دوسرا وطنِ سکنیٰ اختیار کرلے۔

❖❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبر۱

درجِ ذیل مسائل میں سے صحیح اور غلط کی (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں۔ صحیح/غلط

(۱) وطن کی چار اقسام ہیں۔ ☐ ☐

(۲) وطنِ سکنیٰ وہ وطن ہے، جہاں آدمی فی الحال رہائش پذیر ہو اور وہاں سے جانے کا ارادہ نہ ہو۔ ☐ ☐

(۳) وطنِ اصلی اور وطنِ اقامت میں کوئی شخص مسافر نہیں ہوسکتا۔ ☐ ☐

(۴) وطنِ اقامت وطنِ اصلی سے ختم ہوجاتا ہے۔ ☐ ☐

(۵) وطنِ سکنیٰ میں قصر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ☐ ☐

سوال نمبر۲

ذیل میں دیئے گئے جملے مکمل کریں: مثلاً : وطنِ اقامت وطنِ اصلی سے ختم ہوجاتا ہے۔

(۱) وطنِ اصلی وہ جگہ ہے جہاں آدمی پیدا ہوا ہو اور وہاں..........۔

(۲) وطنِ سکنیٰ یہ وطنِ اصلی اور وطنِ اقامت دونوں سے ادنیٰ..........۔

(۳) ہر چیز اپنی ضد یا اس سے زیادہ قوی چیز سے............۔

(۴) وطن اقامت سے پہلے والا وطن اقامت............۔

(۵) وطن اصلی یہ وطن اقامت اور وطن سکنیٰ سے............۔

سوال نمبر۳

صحیح جملے کی (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں:

وطن اقامت باطل ہو جاتا ہے:

(۱) وطن اصلی اختیار کرنے سے

(۲) دوسرے وطن اقامت سے

(۳) ترک اقامت کی نیت سے سفر کرنے سے

(۴) دوسرے وطن سکنیٰ سے

✣✣✣✣